HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y

Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 4 (April-June 2024)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Analytical study of Ayat al-Sh‘ā'ir (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ-الخ) in the light of the opinions of modern Urdu commentators

آیت شعائر(یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللہِ۔الخ) کا جدید اردو مفسرین کی آراء کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Abrar Ahmed
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur,

Dr Muhammad Muavia Khan
Assistant professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur Rahim Yar Khan Campus.

Abstract

The world is divided into different religions. Each religion is identified with its own distinguishing symbol. Islam is the great and true religion of the world. It also has its own distinguishing symbols which are associated with Allah. The Holy Prophet Muhammad, may Allah bless him and grant him peace, includes the Holy Qur'an, prayer and all the rituals of Hajj. Similarly, apart from these main rituals, there are other rituals of Islam which are known as the distinctive signs of Islam. In Islam, honouring and respecting rituals has been recommended and insulting and insulting of rituals has been prohibited. In case of insult, various punishments have been determined. Islam also forbids insulting the rituals of other religions and their distinguishing symbols, because in the case of this insult, the insult of Islam will come out as a reaction. Therefore, it has been forbidden to denigrate the rituals, whether they are of Islam or of other religions. Likewise, if a non-Muslim uses any poetry of Islam, then none of the poetry of Islam can be abandoned because of them. It is obligatory and necessary to follow them.

Keywords: Allah, Islam, Qur'an, Prophet Muhammad, signs, Muslims.

شعائر کا معنی ومفہوم

شعائر شعیرہ کی جمع ہے جس کے کا مادہ ش ع ر ہے جس کے معنی علامت، نشانی، پہچان کے آتے ہیں۔ شعائر کے لغوی معنی میں ماہرین لغت نے اپنی اپنی آراء پیش کی ہیں اور شعائر کے لغوی معنی کو ثابت کیا ہے ذیل میں ہم ان آراء کا جائزہ لیں گے۔

شعائر کے لغوی معنی کو ذکر کرتے ہوئے مشہور ماہر لغت محمد بن مکرم بن منظور الافریقی (المتوفی ۷۱۱ھ) رقمطراز ہیں:

> والشَّعِيرة: البدنة المُهْداةُ، سميت بذلك لأَنه يؤثر فيها بالعلامات، والجمع شعائر. الحج: مناسكه وعلاماته وآثاره وأَعماله، جمع شَعيرَة، وكل ما جعل عَلَماً لطاعة الله عز وجل كالوقوف والطواف والسعي والرمي والذبح وغير ذلك؛ ومنه الحديث: أَن جبريل أَتى النبي، صلى الله عليه وسلم، فقال: مر أُمتك أَن يرفعوا أَصواتهم بالتلبية فإِنها من شعائر الحج"۔[(1)]

ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی (المتوفی ۳۹۳ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> والشَعيرَةُ: البَدَنَةُ تُهْدى. والشَعائِرُ: أعمالُ الحجِّ. وكلُّ ما جُعل عَلَماً لطاعة الله تعالى. قال الأصمعي: الواحدة شَعيرةٌ. قال: وقال بعضهم: شِعارَةٌ. والمَشاعِرُ: مواضع المناسك. والمَشْعَرُ الحرام: أحد المَشاعِرِ"۔[(2)]

مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> وأشْعَرَها: جَعَلَ لها شَعيرة وشِعارُ الحَج: مَناسِكُهُ وعَلاَماتُه والشَّعِيرَةُ والشَّعارَةُ والمَشْعَرُ: مُعْظَمُها، أو شَعائِرُهُ مَعالِمُه التي نَدَبَ اللّهُ إليها، وأمَرَ بالقيامِ بِها والمَشْعَرُ الحَرامُ، وتكسرُ مِيمُه: بالمُزْدَلِفَةِ، وعليه بناءٌ اليَوْمَ، ووهِمَ من ظَنَّهُ جُبَيْلاً بِقُرْبِ ذلك البِناءِ"۔[(3)]

ابراہیم مصطفی واحمد زیات شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> "الشعيرة مَا ندب الشَّرْع إِلَيْهِ وَأمر بِالْقيامِ بِهِ وَفِي التَّنْزِيل الْعَزِيز "وَمن يعظم شَعَائِر الله فَإِنَّهَا من تقوى الْقُلُوب" والبدنة وَنَحْوهَا مِمَّا يهدى لبيت الله وَفِي التَّنْزِيل الْعَزِيز "يَا أَيهَا الَّذين آمنُوا لَا تحلوا شَعَائِر الله" والعلامة المشاعرمشاعر الْحَج مَنَاسِكه والأعمال الَّتِي تتممه شَعَائِر (الْمشعر) الشّجر الملتف وَمَوْضِع مَنَاسِك الْحَج والمشعر الْحَرَام الْمزْدَلِفَة وَفِي التَّنْزِيل الْعَزِيز {فاذكروا الله عِنْد الْمشعر الْحَرَام"۔[(4)]

ابو العباس احمد بن محمد بن علی الفیومی (المتوفی ۷۷۰ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"وَالشِّعَارُ أَيْضًا عَلَامَةُ الْقَوْمِ فِي الْحَرْبِ وَهُوَ مَا يُنَادُونَ بِهِ لِيَعْرِفَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَالْعِيدُ شِعَارٌ مِنْ شَعَائِرِ الْإِسْلَامِ وَالشَّعَائِرُ أَعْلَامُ الْحَجِّ وَأَفْعَالُهُ الْوَاحِدَةُ شَعِيرَةٌ أَوْ شِعَارَةٌ بِالْكَسْرِ وَالْمَشَاعِرُ مَوَاضِعُ الْمَنَاسِكِ."وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ جَبَلٌ بِآخِرِ مُزْدَلِفَةَ وَاسْمُهُ قُزَحُ وَمِيمُهُ مَفْتُوحَةٌ عَلَى الْمَشْهُورِ وَبَعْضُهُمْ يَكْسِرُهَا عَلَى التَّشْبِيهِ بِاسْمِ الْآلَةِ"۔(5)

ابو الحسین احمد بن فارس القزوینی (المتوفی ۳۹۵ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"وَالشَّعِيرَةُ: وَاحِدَةُ الشَّعَائِرِ، وَهِيَ أَعْلَامُ الْحَجِّ وَأَعْمَالُهُ. قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ"۔(6)

وَيُقَالُ الشُّعَيْرَةُ أَيْضًا: الْبَدَنَةُ تُهْدَى. وَيُقَالُ إِشْعَارُهَا أَنْ يُجَزَّ أَصْلُ سَنَامِهَا حَتَّى يَسِيلَ الدَّمُ فَيُعْلَمُ أَنَّهَا هَدْيٌ"۔(7)

آیت شعائر اللہ

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ"۔ (8)

"اے ایمان والو! نہ اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی کرو، نہ حرمت والے مہینے کی، نہ ان جانوروں کی جو قربانی کے لیے حرم لے جائے جائیں، نہ ان پٹوں کی جو ان کے گلے میں پڑے ہوں، اور نہ ان لوگوں کی جو اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کی خاطر بیت حرام کا ارادہ لے کر جارہے ہوں۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور کسی قوم کے ساتھ تمہاری یہ دشمنی کہ انھوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم (ان پر) زیادتی کرنے لگو۔ اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے"۔

تفسیر "تیسیر الرحمن" آیت لاتحلوا شعائر اللہ کا مفہوم

اے ایمان والو! اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو، نہ حرمت والے مہینہ کی، نہ قربانی کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کو (تنگ کرو) جو اپنے پروردگار کی رضا اور اس کے فضل کی تلاش میں بیت اللہ کے حج کے قصد سے جارہے ہوں۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کرسکتے ہو اور دیکھو اگر کسی قوم نے تمہیں مسجد حرام سے روک دیا ہو تو اس کی دشمنی تمہیں ناروا زیادتی پر مشتعل نہ کردے۔ نیز نیکی اور خدا ترسی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو، گناہ اور سرکشی کے کاموں میں نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالی کا عذاب بہت سخت ہے۔

شان نزول

مولانا عبدالرحمن کیلانی اپنی تفسیر "تیسیر الرحمن" میں آیت "لاتحلوا شعائر اللہ" سے متعلق شان نزول بیان نہیں کیا۔

لغوی بحث

شعائر "شعیرہ" کی جمع ہے یعنی امتیازی علامت۔ ہر مذہب اور ہر نظام کی امتیازی علامات کو شعائر کہا جاتا ہے"۔(9)

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ، قَالَا: "خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مِنْ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ"۔(10)

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے، اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مروان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار ساتھیوں کے ساتھ (حج کے لیے نکلے) جب ذی الحلیفہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو ہار پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حدثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، حدثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ، ثُمَّ يَقُولُ: " إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا، فَانْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ "۔(11)

ابو قبیصہ ذؤیب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھیجتے پھر فرماتے اگر ان میں سے کوئی تھک کر رک جائے اور تمھیں اس کے مرجانے کا خدشہ ہو تو اسے نحر کردینا پھر اس کے (گلے میں لٹکائے گئے) جوتے کو اس کے خون میں ڈبونا پھر اسے اس کے پہلو پر ڈال دینا پھر تم اس میں سے (کچھ) کھانا نہ تمھارے ساتھیوں میں سے کوئی (اس میں کھائے۔)۔

- حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الثَّالِثَةِ"۔(12)

امام مالک نے ابو زناد سے انہوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے تو آپ نے فرمایا: "اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول!! یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا: "تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔ دوسری یا تیسری مرتبہ (یہ الفاظ کہے)۔

احکامات و مسائل

- اذان، نماز باجماعت اور مساجد مسلمانوں کے شعائر ہیں۔
- گرجا گھر اور صلیب عیسائیوں کے شعائر ہیں
- تلک، زنار، چوٹی اور مندر ہندوؤں کے شعائر ہیں۔
- کیس، کڑا اور کرپان سکھوں کے شعائر ہیں۔
- اسی طرح ہتھوڑا اور درانتی اشتراکیت کے نشانات ہیں۔

CC BY

- سرکاری جھنڈے، قومی ترانے، فوج اور پولیس کے یونیفارم وغیرہ حکومتوں کے "شعائر" امتیازی نشان ہوتے ہیں۔
- شعائر، امتیازی علامات یہ وہ چیزیں ہیں جن کے احترام ضروری سمجھا جاتا ہے۔
- اسی طرح اللہ تعالی کے بھی کئی شعائر ہیں۔ جیسے چار مہینے ذوالقعدۃ، ذوالحجۃ، محرم، رجب یہ مہینے بھی شعائر اللہ میں داخل ہیں جن کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔
- ھدی اور قلائد کو ذکر کرکے اس بات کو واضح کر دیا جو چیزیں شعائر اللہ سے متعلق ہیں ان کی بھی شعائر کی طرح تعظیم ضروری ہے۔
- ھدی وہ جانور جو حرم کی طرف ذبح کے لیے بھیجا جاتا ہے، اس پر بھی دوران سفر سواری کی اجازت دی گئی ہے۔"۔(13)

حاصل بحث

- اللہ تعالی کے مقرر کردہ تمام شعائر کی تعظیم بے حد ضروری ہے۔
- ان کی توہین کرنا، بے احترامی کرنا سنگین جرم ہے۔
- نیز شعائر کے ضمن میں جو چیزیں ان کے متعلقات میں آتی ہیں ان کی بھی تعظیم کا حکم ہے۔
- غیر مسلوں کے شعائر سے بچنے کا حکم ہے۔

تفسیر "تفسیر القرآن الکریم" میں آیت لا تحلوا شعائر اللہ کا مفہوم

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی کرو اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ حرم کی قربانی کی اور نہ پٹوں (والے جانوروں) کی اور نہ حرمت والے گھر کا قصد کرنے والوں کی، جو اپنے رب کا فضل اور خوشنودی تلاش کرتے ہیں، اور جب احرام کھول دو تو شکار کرو۔ اور کسی قوم کی دشمنی اس لیے کہ انھوں نے تمھیں مسجد حرام سے روکا، تمھیں اس بات کا مجرم نہ بنا دے کہ حد سے بڑھ جاؤ، اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے"۔

شان نزول:

حافظ عبد السلام بھٹوی نے اپنی تفسیر "تفسیر القرآن الکریم" میں آیت "لا تحلوا شعائر اللہ" سے متعلق شان نزول بیان نہیں کیا۔

لغوی بحث:

"شَعَائِرِ" یہ شَعِیْرَۃٌ کی جمع ہے جو "فَعِیْلَۃٌ" بمعنی "مُفْعَلَۃٌ" ہے، یعنی ہر وہ چیز جس پر نشان لگایا گیا ہو یا جو بطور علامت مقرر کی گئی ہو"۔(14)

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ: اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ، مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ"۔(15)

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے، ان سے ان کے والد ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے خطبے میں) فرمایا کہ دیکھو زمانہ پھر اپنی پہلی اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین تو لگاتار یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔

احکامات و مسائل

- ہر وہ چیز جس پر نشان لگایا گیا ہو یا جو بطور علامت مقرر کی گئی ہو وہ شعائر میں شامل داخل ہیں۔
- مراد وہ چیزیں ہیں جن کا اللہ تعالی کے ساتھ خاص تعلق ہو اور اس خاص تعلق کی بنا پر ان کی تعظیم کی جاتی ہو۔
- شعائر سے مراد اللہ کے تمام اوامر و نواہی ہیں
- بعض نے حج و عمرہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزیں مراد لی ہیں۔
- "لَا تُحِلُّوْا" کے ذریعے آگاہ کر دیا کہ ان کو ترک نہ کرو حکم بجالاو،
- ان کی بے حرمتی مت کرو۔ کیونکہ شعائر اللہ کی تعظیم واجب ہے"۔(16)

حاصل بحث

- شعائر وہ تمام علامات جن کا تعلق اللہ تعالی سے ہے۔
- شعائر کی تعظیم کرنے کا حکم بھی اللہ تعالی نے دیا ہے اور ان کی بے حرمتی کرنے سے منع کیا ہے۔
- جو عبادات بطور شعائر مشروع کی گئی ہیں جیسے حج کے موقع پر طواف و سعی کا حکم ان کو کرنے کا حکم ہے۔
- اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان سے اجتناب کا حکم ہے۔
- ھدی کے پٹہ کی بھی تعظیم کا حکم ہے اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو چیزیں اللہ کی مقرر کردہ شعائر سے ذرا بھی تعلق رکھتی ہیں ان کی کس قدر تعظیم کا حکم ہے۔

تفسیر "تبیان القرآن" میں آیت لا تحلوا شعائر اللہ کا مفہوم

اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو' اور نہ حرمت والے مہینہ کی اور نہ کعبہ میں بھیجی ہوئی قربانیوں کی اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں (قربانی کی علامت کے) پٹے پڑے ہوں، اور نہ ان لوگوں کی جو اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرنے کے لیے مسجد حرام کا قصد کرنے والے ہوں اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو، اور کسی قوم کے ساتھ عداوت تمہیں اس پر نہ اکسائے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام میں آنے سے روک دیا تھا تو تم ان کے ساتھ زیادتی کرو، اور تم نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

شانِ نزول

حطم نبی کریم ﷺ کے پاس آیا' تاکہ آپ کی دعوت کے متعلق غور و فکر کرے، اس نے آپ سے کہا: میں اپنی قوم کے سامنے آپ کی دعوت کو پیش کروں گا، آپ بتلایئے کہ آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور نماز قائم کرو، اور زکوۃ ادا کرو، اور رمضان کے مہینہ کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ حطم نے کہا آپ کے اس دین میں سختی ہے۔ میں اپنی قوم کے پاس جا کر آپ کی دعوت کا ذکر کروں گا، اگر انہوں نے اس دین کو قبول کر لیا تو میں بھی ان کے ساتھ قبول کر لوں گا، اور اگر انہوں نے اس سے پیٹھ پھیر لی تو میں بھی ان کے ساتھ ہوں گا۔

آپ نے اس سے فرمایا: تم واپس جاؤ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ میرے پاس کافر چہرے کے ساتھ آیا اور میرے پاس سے دھوکہ دیتا ہوں نکلا۔ جب وہ اہل مدینہ کی چراگاہوں کے پاس سے گزرا تو آپ کے اصحاب نے اس کو پکڑنا چاہا لیکن وہ نکل گیا اور یمامہ پہنچ گیا۔ وہ حج کے موقع پر سامان تجارت لے کر آیا صحابہ نے آپ سے اجازت طلب کی کہ اس کو پکڑ کر اس کا سامان اس سے چھین لیں اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔"[17]

لغوی بحث

شعائر شعیرہ کی جمع ہے ہر وہ چیز جس کو کسی چیز کی علامت قرار دیا جائے اس کو شعیرہ، شعار اور مشعرہ کہتے ہیں جیسے ھدی (قربانی کے جانور) کو مکہ بھیجا جاتا ہے' اس کے گلے میں ہار' جوتا' یا درخت کی چھال ڈال دیتے ہیں۔ اس کو بھی شعار کہتے ہیں"۔[18]

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

- حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ: اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ، مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ"۔[19]

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے، ان سے ان کے والد ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے خطبے میں) فرمایا کہ دیکھو زمانہ پھر اپنی پہلی اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔

سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین تو لگاتار یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا شعائر اللہ سے مراد ہیں مناسک حج۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا مشرکین کعبہ کا حج کرتے تھے ھدی بھیجتے تھے، مشاعر کی تعظیم کرتے تھے اور سفر حج میں تجارت کرتے تھے، مسلمانوں نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"اے ایمان والو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو"۔

امام مجاہد نے اس کی تفسیر میں کہا

"شعائر اللہ سے مراد ہے صفا، مروہ، ھدی اور دوسرے مشاعر ہیں۔"[20]

احکامات و مسائل

- اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ شعائر کی تعظیم لازم و ضروری ہے۔
- شعائر اللہ میں چار مہینے حرمت والے جن میں لوٹ مار قتل عام منع پایا گیا ہے۔
- حج کے تمام مناسک جن میں ھدی، قلائد، سعی بین الصفا والمروہ، جمرات وغیرہ شامل ہیں۔
- اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے جن چیزوں کا تعلق ضمناً ان شعائر سے ہو ان کا بھی احترام لازم و ضروری ہے۔
- ان کی بے حرمتی سے منع کیا گیا ہے۔
- شعائر سے مراد اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی بھی ہیں۔

حاصل بحث:

- حرمت والے مہینوں کی تعظیم کا حکم ہے۔
- ھدی، قلائد و متعلقات کی تعظیم کا حکم ہے۔
- اور ان کی توہین و بے توقیری سے منع کیا گیا ہے۔
- حرمت والے مہینوں کی بے حرمتی کا معنی ہے کہ ان مہینوں میں قتل و غارت گری اور لوٹ مار کی جائے۔
- ھدی کی بے حرمتی کا معنی ہے ان جانوروں کو ان کے مالکوں سے چھین لیا جائے یا ان کو کعبہ میں نہ پہنچنے دیا جائے۔
- قلائد کی بے حرمتی کا معنی یہ ہے کہ ھدی کے گلے سے قلادہ اتار لیا جائے۔ یا اس کو نوچ' کھسوٹ کر خراب کر دیا جائے۔
- جس شخص نے اپنے جسم پر حرم کے درخت کی چھال لپیٹ لی ہو اس کی بے حرمتی کی جائے۔
- علاوہ ازیں موصوف نے آیت کے ضمن میں فقہی اصطلاحات کو تفصیل سے ذکر کیا ہے"۔[21]

تفسیر "خزائن العرفان" میں آیت لاتحلوا شعائر اللہ کا مفہوم

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا، زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

شانِ نزول

شُریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلق خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں۔ فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوۃ دینے کی۔

کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور انھیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادر وبد عہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا۔

یہ اسلام لانے والا نہیں چنانچہ اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا، اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش قربانیاں لے کر بارادہ حج نکلا، سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے، راہ میں صحابہ نے شریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لے لیں، رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے منع فرمایا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "۔ (22)

لغوی بحث

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے اپنی تفسیر "خزائن العرفان" میں شعائر کی لغوی تحقیق پیش نہیں کی۔

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے اپنی تفسیر "خزائن العرفان" میں شعائر سے متعلق کسی کا قول پیش نہیں کیا۔

احکامات ومسائل

- شعائر اللہ کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا گیا ہے۔
- مراد اس سے دین کی وہ تمام علامات ہیں جن کی تقدیس کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے۔
- اور ان مقدسات کی توہین وبے حرمتی سے منع کیا گیا ہے "۔ (23)

حاصل بحث

- شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم ہے۔
- اور توہین سے منع کیا گیا ہے۔
- دین کی جملہ علامات جن کو شارع نے واضح ومتعین کر دیا ہے اس کی حرمت کا حکم ہے۔

تفسیر "معالم العرفان" میں آیت لاتحلوا شعائر اللہ کا مفہوم

" اے ایمان والو! نہ بے حرمتی کرو اللہ کے شعائر کی ا رنہ حرمت کے مہینے کی اور نہ ان جانوروں کی جو اللہ کی نیاز کے طور پر کعبے شریف کی طرف لے جائے جاتے ہیں اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پہ ڈالا جاتا ہے (اور ان کو قربانی کے لیے لے جاتے ہیں) اور ان لوگوں سے تعرض کرو جو بیت الحرام کا قصد کرتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کا فضل اور اسکی خوشنودی جس وقت تم احرام سے نکل جاؤ پس تم شکار کرلو اور نہ آمادہ کرتے تم کو کسی قوم کی دشمنی جنہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا۔ کہ تم زیادتی کرنے لگو۔ اور تعاون کرو آپس میں نیکی اور تقوے کی بات پر اور نہ تعاون کرو گناہ اور زیادتی کی بات پر اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے "۔

شان نزول:

مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتی نے اپنی تفسیر "معالم العرفان" میں آیت "لاتحلوا شعائر اللہ" سے متعلق شان نزول بیان نہیں کیا۔

لغوی بحث:

شعائر، شعیرہ کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور معبودیت کا نشان ہیں "۔ (24)

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ یہ چار چیزیں اعظم شعائر اللہ میں ہیں یعنی حضور ﷺ کی ذات مبارکہ، قرآن کریم، بیت اللہ شریف اور نماز، یہ سب سب بڑے نشانات قدرت ہیں۔ ان کی تعظیم بہت ضروری ہے "۔ (25)

احکامات ومسائل

- شعائر اللہ کا احترام ملت ابراہیمی کا ایک ضروری حکم اور ہمارے دین کا ضروری جزو ہے۔
- دین کے دیگر اہم اصولوں مثلاً اللہ کی وحدانیت پر ایمان، اقامت صلوٰۃ، مصیبت میں صبر، اللہ کی نعمتوں کا شکر وغیرہ کی طرح تعظیم شعائر اللہ بھی ایک اہم اصول ہے۔
- شعائر اللہ میں حرم شریف، بیت اللہ شریف، جمرات، صفاومروہ، قربانی، احرام، اذان، نماز اور تمام احکام شریعت داخل ہیں۔
- اسی طرح حرمت والے مہینوں کی بے حرمتی کرو۔ حرمت یا ادب والے مہینے چار ہیں جن میں لڑائی کرنا جائز نہیں۔
- محرم مہینوں کے نام تو قرآن پاک میں موجود نہیں ہیں تاہم حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی وضاحت فرمائی ہے کہ ان میں سے ایک علیحدہ ہے اور تین اکٹھے یعنی رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں۔
- ملت ابراہیمی میں بھی یہی حکم ہے کہ ان متبرک مہینوں میں لڑائی کی ابتدا نہیں کرنی چاہیے اگر کفارہ کی طرف سے ابتدا ہو تو پھر دفاع کی اجازت ہے۔
- عازمین حج وعمرہ فرمایا ولا امین البیت الحرام بیت اللہ شریف کی طرف قصد کر کے جانے والے لوگ بھی محترم ہیں۔
- جو لوگ حج یا عمرہ کے ارادے سے سفر کر رہے ہیں ان سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ یا لڑائی بھڑائی نہیں ہونی چاہیے وہ اللہ کے مہمان ہیں اور اس کے گھر کی طرف جا رہے ہیں۔ ہو سکے تو ان کی خدمت کرو، ورنہ انہیں ایذا نہ پہنچاؤ۔
- کوئی شخص جو اللہ کے قوانین کے خلاف کرتا ہے حلال وحرام سے بے نیاز ہے۔ شعائر اللہ کی بے حرمتی کرتا ہے، برائی میں تعاون کرنے والا ہے، وہ اسکی گرفت سے بچ نہیں سکتا "۔ (26)

حاصل بحث

- شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔
- شعائر کی تحدید کی گئی ہے جن میں حرم شریف، بیت اللہ شریف، جمرات، صفاومروہ، قربانی، احرام، اذان، نماز اور تمام احکام شریعت داخل ہیں۔
- اسی طرح حرمت والے مہینوں کی بے حرمتی کرو۔ حرمت یا ادب والے مہینے چار ہیں۔
- علاوہ ازیں عازمین حج وعمرہ بھی محترم ہیں ان کی توقیر کا حکم ہے۔ اس کے علاوہ ضمناً دیگر مسائل کو بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

تفسیر "تدبر قرآن" میں آیت لاتحلوا شعائر اللہ کا مفہوم

ترجمہ

اے ایمان والو! شعائر الٰہی کی بے حرمتی نہ کیجیو، نہ محترم مہینوں کی، نہ قربانیوں کی، نہ پٹے بندھے ہوئے نیاز کے جانوروں کی، نہ بیت اللہ کے عازمین کی، جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طالب بن کر نکلتے ہیں۔ اور جب تم حالت احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کرو۔ اور کسی قوم کی دشمنی، کہ اس نے تمہیں مسجد حرام سے روکا ہے، تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم حدود سے تجاوز کرو، تم نیکی اور تقوی میں تعاون کرو، گناہ تعدی میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ سخت پاداش والا ہے۔

شان نزول:

مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنی تفسیر "تدبر قرآن" میں آیت "لاتحلوا شعائر اللہ" سے متعلق شان نزول بیان نہیں کیا۔

لغوی بحث:

مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنی تفسیر "تدبر قرآن" میں آیت "لاتحلوا شعائر اللہ" میں شعائر کی لغوی تحقیق پیش نہیں کی۔

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنی تفسیر "تدبر قرآن" میں آیت "لاتحلوا شعائر اللہ" سے متعلق کسی قول ذکر نہیں کیا۔

احکامات و مسائل

- شعائر کسی اہم دینی و روحانی حقیقت کے مظہر اور پیکر ہیں۔
- ان میں اصل مقصود کی حیثیت تو ان روحانی و معنوی حقائق کی ہے جو ان مظاہر کے اندر مضمر ہیں
- ان حقائق ہی کا احساس دلانے کے لیے ان کو بطور نشان اور علامت کے مقرر کیا گیا ہے لیکن یہ مقرر کردہ خدا کے ہیں اس وجہ سے ان کے ظاہر و باطن دونوں کا یکساں احترام مطلوب ہے۔
- کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کے احترام کے جو آداب و شرائط مقرر ہیں ان کی خلاف ورزی کرے یا جو چیزیں یا جو باتیں ان کے تعلق سے حرام ہیں ان کو جائز کرے۔ مثلاً چار محترم مہینوں۔ ذی قعدی، ذی الحجۃ، محرم اور رجب جو حج و عمرہ کے تعلق سے محترم مہینے قرار دیے گئے ہیں، ان میں لڑائی بھڑائی ممنوع ہے، اگر کوئی گروہ ان میں لڑائی چھیڑ دے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ اس نے ان حرام مہینوں کو اپنے لیے جائز کر لیا اور ان کی بے حرمتی کی۔
- جن جانوروں کے گلے میں خدا کی تخصیص کے پٹے بندھ گئے ان پر حملہ خاص خدا کے گلے پر حملہ کرنا ہے۔
- اسی طرح اٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ کے ساتھ، یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَرِضۡوَانًا، کی صفت کا ذکر اس نہی کو مؤثر بنانے کے لیے ہے کہ جو اللہ کے بندے خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں گھر سے نکلے ہوں ان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہونا خود خدا سے تعرض کرنے کے مترادف ہے۔
- وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ۔ "شنئان" کے معنی بغض و عداوت کے ہیں اور "لا یجر منکم" کے معنی ہیں، تمہارے لیے سبب و محرک نہ بنے، تمہیں آمادہ نہ کرے۔
- "قوم" سے مراد یہاں قریش ہیں اور "ان صدوکم عن المسجد الحرام" اس بغض و عداوت کے سبب کی تفصیل ہے۔ یعنی قریش نے تمہیں بیت اللہ سے روک کر ہر چند تمہارے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے لیکن اس چیز کا غم و غصہ بھی تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم شعائر الٰہی کے معاملے میں حدود الٰہی سے تجاوز کرو۔ ان کے عازمین حج کے قافلوں کو یا ان کے نذر و نیاز کے جانوروں کو کوئی گزند نہ پہنچاؤ"۔ (27)

حاصل بحث

- شعائر اللہ کی توقیر کا حکم دیا گیا ہے۔
- شعائر اللہ کی تنقیص و توہین سے منع کیا گیا ہے۔
- شعائر میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو دین و مذہب میں بطور علامت کی متعین ہیں۔
- دوسروں کے غلط رویے سے متاثر ہو کر انہی کی سی روش اختیار کر لینا در حقیقت ان کی برپا کی ہوئی بدی میں ان کے ساتھ تعاون کرنا ہے۔، اور یہ چیز اہل ایمان کے شایان شان نہیں ہے۔
- اہل ایمان کے شایان شان بات یہ ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کریں۔ جس چیز سے روکا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ دوسرے کے طرز عمل سے مشتعل ہو کر کوئی کام جارحانہ طور پر خود مسلمان بھی ایسا کر گزریں جو شعائر الٰہی کے احترام کے منافی ہو۔
- اگر مسلمانوں کو اپنے تحفظ اور دفاع کے لیے مجبوراً کوئی قدم اٹھانا پڑے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔
- دفاعی جنگ اشہر حرم بلکہ عین حرم میں بھی لڑی جا سکتی ہے۔

خلاصۃ البحث

دنیا مختلف مذاہب میں تقسیم ہے۔ ہر مذہب اپنی اپنی امتیازی علامت کیساتھ پہچانا جاتا ہے۔ اسلام دنیا کا بڑا اور سچا مذہب ہے اس کی بھی اپنی امتیازی علامات ہیں جن کو شعائر اللہ کیساتھ موسوم کیا گیا ہے۔ جن میں خانہ کعبہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ، قرآن کریم، نماز اور تمام مناسک حج شامل ہیں۔ اسی طرح ان مرکزی شعائر کے علاوہ اسلام کے دیگر شعائر بھی ہیں جن کو اسلام کی امتیازی علامات ے طور پر جانا جاتا ہے۔ اسلام میں شعائر کی تعظیم و احترام کی تلقین کی گئی ہے۔ اور شعائر کی توہین و تنقیص سے منع کیا گیا ہے۔ اور توہین کی صورت میں مختلف سزاوں کو متعین کیا گیا ہے۔

اسلام نے دیگر مذاہب کے شعائر اور ان کی امتیازی علامت کی توہین سے بھی منع کیا ہے۔ کیونکہ اس توہین کی صورت میں اسلام کی توہین رد عمل کے طور پر سامنے آئے گی۔ اس لیے نے شعائر چاہے وہ اسلام کے ہوں یا دیگر مذاہب کے ان کی توہین و تنقیص سے منع کر دیا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی غیر مسلم اسلام کے کسی شعیرہ کو استعمال کرتا ہے تو ان کی وجہ سے اسلام کا کوئی بھی شعیرہ ترک نہیں کیا جا سکتا۔ ان پر عمل کرنا واجب و ضروری ہے ۔

CC BY

حوالہ جات

---

[1] افریقی، محمد بن مکرم بن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ج2، ص84

[2] جوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح فی اللغۃ، دار العلم للملایین، بیروت، ج1، ص385

[3] فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، موسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ص416

[4] محمد النجار، المعجم الوسیط، دارالدعوہ، قاہرہ، ج1، ص485

[5] الفیومی، ابوالعباس، احمد بن محمد، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المکتبۃ العلمیہ، بیروت ج1، ص314

[6] البقرۃ، 158:2

[7] القزوینی، ابوالحسین، احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ، دارالفکر، بیروت، ج3، ص194

[8] المائدۃ، 2:5

[9] کیلانی، عبدالرحمن، تیسیر الرحمن، مکتبہ دارالسلام، لاہور، ج1، ص496

[10] بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب الحج، "بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ"، دارابن کثیر، بیروت، رقم الحدیث: 1608

[11] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الحج، "باب مَا يُفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ"، دارالجیل، بیروت، رقم الحدیث: 3282

[12] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، رقم الحدیث: 3271

[13] کیلانی، عبدالرحمن، تیسیر الرحمن، مکتبہ دارالسلام، لاہور، ج1، ص497

[14] بھٹوی، عبدالسلام، تفسیر القرآن الکریم، مکتبہ دارالاندلس، لاہور، ج1، ص455

[15] البخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: 4385۔

[16] بھٹوی، تفسیر القرآن الکریم، ج1، ص445

[17] سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور، ج3، ص37

[18] سعیدی، تبیان القرآن، ج3، ص36

[19] بخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث: 4385

[20] طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تفسیر القرآن، دارالمعرفہ، بیروت، ج6، ص74.72

[21] سعیدی، تبیان القرآن، ج3، ص37.36

[22] مرادآبادی، نعیم احمد، خزائن العرفان، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ص،206

[23] مرادآبادی، خزائن العرفان، ص،206

[24] سواتی، عبدالحمید، معالم العرفان، مکتبہ دروس القرآن، گوجرانوالہ، 6/38

[25] قطب الدین، ولی اللہ بن عبدالرحیم، حجۃ اللہ البالغہ، دارالجیل، بیروت، ص133

[26] سواتی، معالم العرفان، ج6، ص38

[27] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاونڈیشن، لاہور، ج2، ص454

CC BY